کیا میسون بنت بحدل اور بنوکلب غیر مسلم تھے؟

ترتیب وتحریر: ظفر محمود قریشی (واہ کینٹ)

تاریخ اسلام میں سب سے زیادہ جس شخصیت کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا گیا، الزامات واتہامات کا ایک طوفان بدتمیزی بپا کیا گیا وہ کاتب وحی امیر المسلمین خال المومنین حضرت سیدنا امیر معاویہ ؓ کی ذات گرامی ہے۔ موضوع روایات، کذاب راویوں، عیسائی مستشرقین، اور رافضیوں کی کتب وحوالہ جات پر اعتماد کرتے ہوئے حضرت سیدنا امیر معاویہ ؓ کی شخصیت کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی۔ ہر دور میں یزید پلید کے گناہوں کا کفارہ حضرت کاتب وحی کی ذات گرامی سے وصول کیا گیا۔ کبھی آپ کے نام نامی اسم گرامی پر نہایت ہی نامناسب کلام کیا گیا تو کبھی مشاجرات کو موضوع بناتے ہوئے آپ پر کیچڑ اچھالا گیا۔ کبھی یزید کا والد ہونے پر آپ کو مغلظات سنائے گئے تو کبھی آپ کو قاتل اور آپ کی حکومت کو ظالم ومضموم کہا گیا، یار لوگوں نے تو یہاں تک اپنی زبان وقلم کو چلایا کہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہونے کا فتویٰ داغ دیا۔

عصر حاضر میں پائے جانے والے بعض خطباء نے بھی آپ کی ذات گرامی کو داغدار کرنے کے لیے ایک نیا الزام عائد کیا ہے کہ آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ میسون ؓ عیسائی تھیں اور تمام عمر عیسائی ہی رہیں۔ یزید چونکہ آپ کے بطن سے تھا اس لیے آپ نے مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لیے اُس کی ایسی تربیت کی جس کی وجہ سے سانحہ کربلا کا ظہور ہوا اور آل پاک رسول ﷺ کو بے یارومددگار شہید کر دیا گیا۔

حالانکہ یہ الزام کذب عظیم ہے، معتبر کتب اسلامیہ میں کسی محدث، مفسر، سیرت وتاریخ نگار نے ایسی کوئی تفصیلات درج نہیں فرمائیں۔ تمام معتبر کتب کے صفحات ومجلدات ایسے گھٹیا الزام کے ثبوت سے خالی ہیں۔ یہاں تک کہ مولائے کائنات، حیدر کرار حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم جو کہ اسلامی احکام کے نفاذ میں نہایت سخت تھے سے بھی ایسی کوئی روایت نہیں ملتی جس میں آپ نے حضرت امیر معاویہ ؓ کے ایک غالی عیسائی عورت سے شادی کرنے کو بیان کیا ہو یا اُس پر کلام کیا ہو۔ اسی طرح حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین ؓ سے بھی ایسا کوئی الزام ثابت نہیں ہوتا۔ جب کہ یہ دونوں نفوس قدسیہ امارت معاویہ ؓ کے دوران قصر امارت میں ہر سال باقاعدگی سے تشریف لے جاتے تھے اور حضرت سیدنا معاویہ ؓ ان دونوں شہزادوں کو عطیات وتحائف پیش فرماتے تھے۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اہل بیت پاک کے گھرانے کے یہ غیور فرزندان حضرت امیر معاویہ ؓ کو اس قبیح فعل کے سرانجام دینے پر زجر وتوبیخ نہ کریں ان کے خلاف ساری زندگی کوئی آواز نہ اٹھائیں بلکہ ان سے عطیات وصول کرتے رہیں اور آپ کی حکومت وامارت کے سامنے سرتسلیم خم کیے رہیں۔ علاوہ ازیں فقہاء صحابہ کرام کی ایک عظیم جماعت بھی حضرت امیر معاویہ ؓ کے دور میں موجود تھی ان میں سے کسی نے بھی آپ کے اس غیر اسلامی فعل پر کوئی کلام نہ کیا، ان سوالات کے ہوتے ہوئے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ یہ الزام جھوٹا ہے اور اسلام دشمنوں کے شیطانی دماغوں کی سازش کا ایک نیا جال ہے۔

درج ذیل سطور میں راقم حضرت سیدہ میسون ؓ اور قبیلہ بنی کلب کے حوالہ سے چند تفصیلات کا خلاصہ نذر قارئین کرے گا جو مختلف کتب معتبرہ میں ملتی ہیں۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ ؓ کی زوجہ سیدہ میسون ؓ کا تعلق یمنی عربوں کی شاخ بنوکلب سے تھا۔ یہ قبیلہ قدیم زمانہ سے حجاز وشام کے سرحدی علاقوں میں آباد تھا۔ شام کا علاقہ چونکہ سلطنت روم کے قریب تھا اس لیے یہ قبیلہ ان رومی اثرات کی وجہ سے عیسائی مذہب کا پیروکار تھا۔ لیکن جب اسلام کی روشنی پھیلی تو یہ قبیلہ بھی دیگر قبائل کی طرح نصرانی مذہب چھوڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے جانثار صحابی حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ اس قبیلہ کے سردار کی طرف روانہ فرمایا:

مشہور صحابی رسول حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف ؓ کی بنوکلب کو دعوت اسلام اور نکاح

اخرج ابن سعد من طریق الواقدی عن شیوخه قال أرسل رسول الله {صلى الله عليه وسلم} عبد الرحمن بن عوف فی سرية إلى كلب بدومة الجندل وقال إن استجابوا لك فتزوج ابنة ملكهم فسار حتى قدم فمكث ثلاثة أيام يدعوهم إلى الإسلام فأسلم أصبغ بن عمرو الكلبی وكان نصرانيا وكان رأسهم وأسلم معه ناس كثير من قومه وأقام من أقام على اعطاء الجزية وتزوج عبد الرحمن تماضر بنت الأصبغ وقدم بها

المدينة۔(الخصائص الکبریٰ حصہ اول،،باب ما وقع في سرية دومة الجندل،صفحہ ۳۵۸ طبع شبیر برادرز لاہور،طبقات ابن سعد،جلد اول،صفحہ ۲۶۴،طبع عبداللہ اکیڈمی لاہور)

ترجمہ:ابن سعد نے بہ طریق واقدی ان کے راویوں سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹا سا لشکر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں بنو کلب کی طرف دومۃ الجندل روانہ فرمایا اور ہدایت کی کہ اگر وہ دعوت اسلام قبول کرلیں تو تم ان کے سردار کی بیٹی سے نکاح کر لینا۔وہ روانہ ہو گئے،تین روز قیام کیا اور ان کو دعوت اسلام دی جس کے نتیجے میں ان کا سردار اصبغ بن عمرو کلبی نے جو نصرانی تھے اسلام قبول کرلیا اور ان کے ساتھ ہی بنو کلب کے بیشتر لوگ بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے کچھ لوگوں نے اسلام قبول کرنے کے بجائے جزیہ ادا کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا چنانچہ ان پر جزیہ قائم کر دیا گیا اور جزیہ کی وصولی کا بھی انتظام کر دیا۔حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے تماضر بنت اصبغ سے نکاح کر کے اپنے ہمراہ مدینہ لے آئے۔

طبقات ابن سعد نے لکھا ہے کہ!حضرت ابو سلمہ جو مشہور راوی حدیث ہیں انھی تماضر زوجہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے۔

(طبقات ابن سعد،جلد اول،صفحہ ۲۶۴،طبع عبداللہ اکیڈمی لاہور)

وفد بنی کلب کی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری:

عبد عمرو بن جبلہ وائل بن الجلاح الکلبی سے مروی کہ میں اور ایک شخص عاصم جو بن عامر کے بنی رقاش میں سے تھے روانہ ہوئے،نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ نے ہمارے سامنے اسلام پیش کیا،ہم اسلام لائے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا!''میں نبی اُمّی،صادق اور پاکیزہ ہوں۔خرابی اور پوری خرابی اس شخص کی ہے جو میری تکذیب کرے مجھ سے روگرداں ہو اور جنگ کرے۔بہتری اور پوری بہتری اس شخص کی ہے جو مجھے جگہ دے،میری مدد کرے،مجھ پر ایمان لائے،میری مدد کرے،میرے قول کی تصدیق کرے اور میرے ہمراہ جہاد کرے''۔(طبقات ابن سعد جلد اول،صفحہ ۳۹۱ طبع عبداللہ اکیڈمی لاہور)

حدیث شعبان اور بنی کلب:

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُه، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي ظَنَنْتُ إِنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔ (مشکوۃ شریف۔جلد اول۔تراویح کا بیان)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات کو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہیں پایا(جب میں نے تلاش کیا تو)یکا یک کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ بقیع میں موجود ہیں(مجھے دیکھ کر)آپ ﷺ نے فرمایا!کیا تمہیں اس بات کا خوف تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے؟میں نے عرض کیا کہ:یارسول اللہ(ﷺ)!مجھے خیال ہوا تھا کہ آپ اپنی کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف ماہ شعبان کی رات(یعنی شعبان کی پندرھویں شب)کو آسمان دنیا(یعنی پہلے آسمان)پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب(کی بکریوں)کے ریوڑ کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں گناہ بخشتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث کثرت روایت کی بنا پر درجہ صحت کو پہنچ گئی ہے لہٰذا اس سے بھی قبیلہ بنی کلب کا مقام ومرتبہ ثابت ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نسبی تعلق قبیلہ بنی کلب سے تھا۔ان میں حضرت زید بن حارثہ،حضرت قطن بن زائر اور حضرت وائل بن حجر،رضوان اللہ علیہم اجمعین قبیلہ بنو کلب سے تھے۔اور مشہور صحابی رسول حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تو وہ صحابی ہیں کہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام تو اکثر ان کی صورت میں نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔اس تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قبیلہ بنو کلب کی غالب اکثریت عہد نبوی ﷺ ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئی تھی اور قریشی خاندانوں سے ان لوگوں کے تعلقات برابر قائم ہو چکے تھے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجہ سیدہ نائلہ بھی قبیلہ بنی کلب سے تھیں۔ان کے والد حضرت فرافصہ کلبی اور بھائی ضب بن فرافصہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔

علامہ ابن حزم فرماتے ہیں:

ضب بن الفرافصة، أسلم، وهو :أنكحها عثمان وهي مسلمة۔(جمهرة الانساب ابن حزم،جز دوم،صفحہ ۵۶ ہ طبع دار المعارف قاہرہ)

یعنی جب ضب بن فرافصہ نے اسلام قبول کیا تو انھوں نے اپنی بہن نائلہ(جو کہ مسلمان تھیں)کا نکاح عثمان سے کیا۔

سیدہ نائلہ بنت فرافصہ رضی اللہ عنہا ایک نہایت عبادت گزار، ذہین اور نیک سیرت تابعیہ ہیں۔آپ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح کے بعد مدینہ منورہ آئیں اور سیدنا اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتیں اور اُن کے علم خداداد سے فیض یاب ہوتیں۔سیدہ نائلہ سے کچھ احادیث بھی مروی ہیں جو انھوں نے اپنے شوہر اور سیدہ اُم المومنین سے روایت کی ہیں۔(تذکار صالحات از طالب ہاشمی ،صفحہ ۱۹۳ مطبوعہ البدر پبلی کیشنز لاہور)

سیدہ میسون کون تھیں؟:

سیدہ میسون رضی اللہ عنہا سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا کی نسبی رشتہ دار تھیں ،نہایت نیک خصلت، دیندار خاتون تھیں آپ کو تابعیہ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں: ایک روز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس (میسون) کے ہاں آئے تو آپ کے ساتھ ایک خصی خادم بھی تھا اس نے اس سے پردہ کیا اور کہنے لگے آپ کے ساتھ یہ کون شخص ہے ؟ آپ نے کہا یہ خصی ہے اس کے سامنے آ جاؤ، اُس (میسون) نے کہا اللہ نے جس چیز کو حرام کیا ہے مثلہ اس کے لیے حلال نہیں کر سکتا اور اس نے اس (خصی خادم) سے حجاب کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے آپ (معاویہ) سے کہا محض آپ کا اسے مثلہ کر دینا ہرگز وہ چیز اس پر حلال نہیں کر سکتا جو اللہ نے اس پر حرام کی ہے۔(البدایہ والنھایہ،جلد ۸،صفحہ ۱۸۹ طبع نفیس اکیڈمی کراچی)

سیدہ میسون رضی اللہ عنہا کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کی گئی گفتگو کے الفاظ اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ آپ ایک نہایت دین دار، عامل حدیث،اور دین اسلام پر سختی سے عمل کرنے والی تابعیہ تھیں۔علاوہ ازیں سیدہ میسون رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی دو بیٹیاں پیدا ہوئیں،ایک کا نام اُمۃ المشارق تھا اور دوسری بیٹی رملہ جن کا عقد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تھا۔(دیکھیے: تاریخ ابن کثیر، کتاب المعارف ابن قتیبہ وغیرہ)

ابن منظور الافریقی المصری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت کے مطابق سیدہ میسون رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی روایت کی ہے:**وحدثت ميسون عن معاوية أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " سيكون قوم ينالهم الإخصاء، فاستوصوا بهم خيراً "**۔(مختصر تاریخ دمشق،جلد ۸)

ایسی نیک سیرت اور دین دار خاتون کو غیر مسلم کہنا جہالت و منافقت نہیں تو اور کیا ہے، یہ سب اسلام دشمن طاقتوں کا نہایت غلیظ پروپیگنڈہ ہے جو گاہے بگاہے دین حق میں دراڑ ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح بنو کلب سے تعلق رکھنے والی خواتین جن میں محیاط بنت امراؤ القیس حضرت حیدر کرار سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی زوجہ تھیں جن سے آپ کی ایک لڑکی پیدا ہوئی جو کم سنی ہی میں وفات پا گئی تھی۔رباب بنت امراؤ القیس جو حضرت سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں اور آپ کو بہت ہی عزیز تھیں۔ان تمام پاک باز خواتین کا تعلق بنو کلب سے ہونے کی وجہ سے سیدہ میسون رضی اللہ عنہا کے ساتھ قریبی نسبی رشتہ داری بھی تھی۔تو کیا امام الاولیاء حیدر کرار اور آپ کے صاحبزادگان پر بھی یہ بے ہودہ الزام عائد کیا جائے گا کہ انھوں نے عیسائی خواتین سے نکاح کیے(معاذ اللہ)

عیسائیت کا الزام کس نے لگایا:

اسلامی تاریخ کے تمام محدثین ومفسرین و تاریخ نگاروں میں سے کسی نے بھی سیدہ میسون رضی اللہ عنہا کو نصرانی مذہب کا پیروکار نہیں لکھا۔البتہ عیسائی مستشرقین و تاریخ نگاروں نے جن کے ساتھ کچھ رافضی حضرات بھی شامل ہو گئے ہیں نے اپنی کتب میں ایسے گھٹیا الزام کا اہتمام کیا ہے۔ان مصنفین میں ''تاریخ ادبیات عرب مولفہ نکلسن''، ''سفرنامہ مکہ و مدینہ سر رچرڈ الف برٹن''، ''تاریخ عرب فلپ کے ہٹی'' یہ وہ عیسائی مصنفین ہیں جنھوں نے اسلامی تاریخ و تمدن پر کتابیں لکھیں اور اپنی پراگندہ ذہنیت کے پیش نظر ان پاک باز خواتین پر نہایت بے ہودہ اور گندے الزامات لگائے اور ان کی شخصیت کو داغدار کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ہمارے بعض سستی شہرت کے حامل وہ خطباء حضرات جو تبلیغ دین کے نام پر عوام الناس کو لوٹنے کا فن خوب جانتے ہیں ہزاروں روپوں کی ڈیمانڈ کر کے اپنے فن خطابت کا مظاہرہ کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے یہی وہ لوگ ہیں جو ان عیسائی مستشرقین سے متاثر ہیں اور ان کی کتب پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے بغض وعناد کی بڑھاس نکالتے رہتے ہیں۔

ایسے تمام مقررین حضرات کو یہ سوچنا چاہیے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنا کتنا بڑا گناہ ہے کہ بمطابق حدیث خود اپنے ایمان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے اور مسلمان بھی وہ جنھوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسی جلیل القدر ہستیوں کی نہ صرف زیارت کی ہو بلکہ ان کی خلوت نشینی کی ساتھی بھی ہوں ان کی اولادوں کی مائیں

ہونے کا شرف بھی رکھتی ہوں تو ایسی صالحات کے بارے میں ایسا بے ہودہ عقیدہ رکھنا یہ کہاں کا انصاف ہے یہ کہاں کی مسلمانیت ہے۔ اللہ کریم ہدایت نصیب فرمائے۔ وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم۔